روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 30 مارچ 2012ء 6 جمادی الاول 1433 ہجری 30 امان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 75

تو غیبوں کو جانتا ہے

اور (یاد کرو) جب اللہ عیسیٰ ابن مریم سے کہے گا کہ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو؟ وہ کہے گا پاک ہے تو۔ مجھ سے ہو نہیں سکتا کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو۔ اگر میں نے وہ بات کہی ہوتی تو ضرور تو اسے جان لیتا۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔ یقیناً تو تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔

(المائدہ :117)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

9 اپریل 1905ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرّر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے، اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلاوے گا دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزّ وجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔.............. اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کرونگا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 237)

آج 29 اپریل 1905ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرماوے گا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے۔ اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شائع کر رہے ہیں کہ ایسا کوئی سخت زلزلہ آنے والا نہیں ہے وہ اگر منجم ہیں یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلیں دوڑاتے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گزرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔ کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لائے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سنے؟ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے نہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ میں چھپ کر آؤں گا۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات میں سے۔ یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے۔ پس اے عزیزو! تم جو خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو ہوشیار ہو جاؤ اور اپنے توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔ ہلاک ہوگئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے۔ جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے ان کی مجلسیں ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہیں اور ان کی زبانیں مردار سے بدتر ہیں۔ وہ بار بار کی شوخیوں سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ وہ دلوں کے اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس روز میں ان پر رحم کروں گا جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم-صفحہ 645)

نمازیں دُعا کے مواقع ہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے، جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء
مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سیرت وسوانح

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ حضرت سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی سیرت وسوانح پر کتاب مرتب کرنے کیلئے مواد جمع کر رہی ہے۔ تمام وہ ممبرات جن کا ان کے ساتھ ذاتی تعلق رہا ہو یا ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہو ان سے درخواست ہے کہ اس تعلق میں اپنی یادیں اور واقعات جلد از جلد لکھ کر دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ مقامی کے پتہ پر یا مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر بھجوادیں۔

E-mail:data59@ymail.com

فون نمبر: 0476212285

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ)

مشعل راہ

اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2004ء میں فرماتے ہیں۔

بنیادی اخلاق جن کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے کے بارے میں میں نے سلسلہ خطبات شروع کیا ہوا ہے اس سلسلے میں آج احسان کا مضمون میں نے لیا ہے۔ گزشتہ خطبہ میں میں نے عدل کے بارے میں بتایا تھا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن ایک منزل پر آ کر رک نہیں جاتا بلکہ آگے بڑھتا ہے تو ہماری انتہاء صرف عدل قائم کرنا ہی نہیں بلکہ اس سے آگے قدم بڑھانا ہے۔ ایک دنیادار کہے گا کہ جب عدل وانصاف کے اعلیٰ معیار قائم ہو گئے تو پھر کیا رہ گیا ہے۔ یہ تو ایک معراج ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہئے اور جب یہ قائم ہو جائے تو دنیا کی نظر میں اس سے زیادہ کوئی نیکیوں پر قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ اس بارے میں کل مَیں نے اپنی تقریر میں بھی کچھ عرض کیا تھا کہ عدل کے معیار اس حد تک لے جاؤ کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم عدل سے کام نہ لو۔

بہرحال ایک جگہ پر کھڑے ہو جانا دنیا کی نظر میں تو یہی اعلیٰ معیار ہے۔ لیکن کامل ایمان والوں کی نظر میں یہ اعلیٰ معیار نہیں بلکہ اس سے آگے بھی اللہ تعالیٰ کی حسین تعلیم کی روشنیاں ہیں اور عدل سے اگلا قدم احسان کا قدم ہے۔ لیکن یاد رکھو یہ قدم تم اس وقت اٹھانے کے قابل ہو گے جب تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہو گی، جب تم میں بنی نوع انسان سے انتہاء کی محبت پیدا ہو گی اور یہ باتیں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً ان پر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے۔ ہر موقع پر دوست اور محبت کرنے والے کا حق ادا کرنے کے لئے وہ اس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے احسان کرنا بھی ایک بہت بڑا حکم اور خُلق ہے۔

اب اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی ایک بہت بڑی نشانی بتائی ہے کہ وہ احسان کرنے والا ہو، اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ لیکن فرمایا کہ یہ احسان کرنے کا خلق یونہی پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت ہے خالصتاً اللہ تعالیٰ کا ہونے کی ضرورت ہے۔ یعنی تقویٰ کی اعلیٰ سے اعلیٰ منازل طے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں ان منازل کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تقویٰ کی تین منازل کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا کہ جب اس حد تک تقویٰ اختیار کر لو تو تم پھر احسان کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

یاد رکھیں ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو، اللہ تعالیٰ اس کا دوست اور ولی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے اس کو نکالے۔ تو جب تم اپنے تقویٰ کے معیار کو اس حد تک لے جاؤ گے کہ احسان کرنے والے بن سکو، پھر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور جو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے اس کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

(روزنامہ الفضل 29 جون 2004ء)

غزل

ضمیر بیچ کے کوئی خوشی قبول نہیں
یہ خود کشی ہمیں قیمت کسی قبول نہیں

وہ مصلحت جو حمیت سے بے نیاز کرے
مرے جنوں کو وہ فرزانگی قبول نہیں

جو آگہی در باطل پہ سجدہ ریز کرے
مرے غرور کو وہ بندگی قبول نہیں

مرا ہنر کہ کرے گا رقم صحیفۂ عشق
یہ چار دن کی وفا، دل لگی قبول نہیں

معاف کرنا اگرچہ فقیر تو ہیں مگر
ملے خیرات میں ایسی ہنسی قبول نہیں

جو کھول دے کبھی اس کی حقیقتیں اس پر
اس آئینہ سے اسے دوستی قبول نہیں

جو ہم نے کوچۂ یار ازل میں دیدی صدا
پھر اس کے بعد کسی کی گلی قبول نہیں

ظفرؔ چلو کہ اتر جائیں ہم سمندر میں
کہ چاہ دل کو یہ دریا دلی قبول نہیں

مبارک احمد ظفرؔ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

دین حق ہمیں خودغرضی کی بجائے بےلوث خدمت خلق کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم اہل افریقہ کو صرف روحانی لحاظ سے ہی خدا کے قریب نہیں لا رہے بلکہ ہم نے بہت سے سکول اور ہسپتال کھولے اور پانی وبجلی کی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں

یہ خدمات ہم کسی بدلہ کے لئے یا احسان جتلانے کے لئے نہیں کرتے بلکہ ہماری خواہش خدا کی خاطر انسانیت کی خدمت ہے

کئی افریقن ممالک کی آزادی کے لئے وہاں کے احمدیوں نے بڑھ چڑھ کر خدمات کیں۔ سیرالیون اور تنزانیہ میں احمدیوں کی ملکی خدمات اور حکومت کی طرف سے انہیں سراہنے کا خصوصیت سے تذکرہ

میری دلی دعا ہے کہ افریقن لوگ آزادی سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اپنے قدرتی وسائل کو اپنے لوگوں کی بھلائی کے لئے خرچ کریں

مجھے کامل یقین ہے کہ اگر افریقہ کے تمام ممالک اور ان کے عوام متحد ہو جائیں اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں تو ایک دن افریقہ حقیقی معنوں میں عالمی طاقت کے طور پر ابھرے گا

سیرالیون، تنزانیہ اور کیمرون کے پچاسویں یوم آزادی کی مناسبت سے پین افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن یوکے کے زیراہتمام تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

رپورٹ: ابولبیب

26 نومبر 2011ء کی شام بیت الفتوح سے ملحقہ طاہر ہال میں پین افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن یوکے (Pan-African Ahmadiyya Association UK) کے زیراہتمام کیمرون، سیرالیون اور تنزانیہ کے ممالک کے پچاسویں یوم آزادی کی نسبت سے ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں مختلف افریقن ممالک کے نمائندگان کے علاوہ خصوصیت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمولیت فرمائی اور حاضرین کو اپنے خطاب سے نوازا۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا جس کے بعد Isaa Ahmad Wehma چیئرمین پین افریقن ایسوسی ایشن نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کا مختصر ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کی اس تقریب کو اپنے مبارک وجود سے رونق بخشنے اور خطاب سے نوازنے پر دلی مسرّت کا اظہار کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

بعدازاں مختلف معزز مہمانوں نے مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سب سے پہلے لائبیریا کے ایمبیسیڈر H.E. Mr. Wesley M Johnson نے حاضرین سے خطاب کیا اور اس تقریب میں شمولیت پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ بیت الفتوح کا ان کا یہ چوتھا وزٹ ہے اور ہر دفعہ وہ یہاں کے ماحول اور گرمجوشی سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ اس کے بعد غانا کے ہائی کمیشن میں ویلفیئر منسٹر Mr. Alhaj Bawah Ayembillah نے اپنی تقریر میں احمدیہ جماعت کی طرف سے غانا کی تعمیر و ترقی میں نہایت مثبت اور شاندار خدمات پر اپنی طرف سے اور غانا کی حکومت اور عوام کی طرف سے شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا۔ سیرالیون کے ہائی کمشنر H.E. Mr. Edward Mohammed Turay نے بھی اس تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور احمدیہ جماعت کی طرف سے سیرالیون میں تعلیمی، طبّی اور رفاہ عامہ کے بہت سے منصوبوں پر ہونے والے کاموں کو سراہا اور جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب آج کی تقریب کا مرکزی حصہ تھا۔ حضور انور نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے سب حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور فرمایا کہ آج ہم سیرالیون، تنزانیہ اور کیمرون کا پچاسواں یوم آزادی منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آج کا یہ فنکشن احمدیہ پین افریقن ایسوسی ایشن یوکے نے آرگنائز کیا ہے۔ حضور انور نے اس فنکشن کے سب منتظمین اور شاملین کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیہ جماعت کی 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے بنیاد رکھی۔ ہم آپ کو وہ امام مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں جن کی بعثت کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی وہی مصلح ہیں جن کی پیشگوئی دوسرے انبیاء نے کی تھی جو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آنا تھا۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی بعثت کے دو اہم مقاصد کا ذکر فرمایا جن کے لئے خدا نے آپ کو بھیجا تھا۔ پہلا یہ کہ انسان کا خدا سے تعلق قائم کیا جائے۔ آپ کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو یقین دلائیں کہ ہمارا ایک خدا ہے، وہ ربّ العالمین ہے اور تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ دوسرا مقصد اس کی بعثت کا یہ تھا کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذمہ حقوق کے متعلق بتائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اس خوبصورتی سے اس بارہ میں بتایا کہ اگر لوگ اس کو سمجھ جائیں تو انسانی اقدار قائم ہوں گی اور انسان اپنے ہم جنس بنی نوع پر ظلم نہیں کرے گا۔ حضور نے انسانیت کے حقوق اس تفصیل سے سمجھائے اور بتایا کہ بعض اوقات بندوں کے حقوق خدا کے حقوق پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ کے حقوق دوسرے درجہ پر ہیں بلکہ یہ کہ خدا تعالیٰ خود بنی نوع انسان کے حقوق کا اتنا خیال رکھتا ہے کہ بعض صورتوں میں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو ترجیح دینے کی تعلیم دیتا ہے اور یہ کہ اس کے بعد خدا کے حقوق ادا کئے جائیں اور یہ دین حق کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو طاقتور ہیں بدقسمتی سے ان کی طرف سے اس امر کو بہت نظرانداز کیا گیا ہے۔ بہت سے قوانین ایسے ہیں جو اس کے منافی ہیں۔ ایک طرف بادشاہت ہے اور ڈکٹیٹر حکومت کر رہے ہیں اور دوسری طرف لوگوں کے بہت کم حقوق ہیں۔ حکمران بہت سے حقوق صرف اپنے لئے رکھتے ہیں جس کے نتیجہ میں ان ممالک میں بےچینی اور انتشار ہے۔ کئی جمہوری ممالک میں بھی ایسے وقت آتے ہیں کہ پالیسیز پر عمل نہیں کیا جاتا۔ جمہوریتوں میں بھی اکثر ناانصافیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دین حق ہمیں خودغرضی کی بجائے بےلوث خدمت کی تعلیم دیتا ہے۔ صرف اسی صورت میں قربانی کی صحیح روح معاشرہ میں قائم ہوسکتی ہے جب دوسروں کے حقوق کو اہمیت دی جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت اس کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ احمدیہ جماعت دوسروں کے حقوق کی بحالی کے لئے قائم کی گئی ہے۔ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر باقاعدگی سے چندہ دیتے ہیں۔ دنیا میں شہرت یا مقبولیت کے لئے نہیں بلکہ خدا کی رضا کے لئے۔ ہمارے بہت سے چندے افریقہ کی خدمت کے لئے اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ ہم صرف روحانی لحاظ سے ہی اہل افریقہ کو خدا کے قریب نہیں لا رہے بلکہ ہم نے بہت سے سکول اور

ہسپتال افریقہ میں کھولے ہیں اور کئی احمدی انجینئرز جو مغرب میں تعلیم یافتہ ہیں افریقہ کے دُور دراز علاقوں میں جا کر لوگوں کو پانی اور بجلی کی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔ اس غرض سے وہ کئی کئی راتیں پینے کا پانی مہیا کرنے میں خرچ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سولر پینل لگاتے ہیں۔ اب بعض ممالک میں ماڈل ولیجز بنا رہے ہیں جن میں روشنی، پانی، سٹریٹ لائٹس وغیرہ مہیا کی جائیں گی۔ احمدی رضا کار اس غرض کے لئے کوئی رقم نہیں لیتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ اپنے ہسپتالوں میں ہم امراء سے فیس لیتے ہیں لیکن ہزاروں غرباء کا مفت علاج کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ خدمات ہم کسی بدلہ کے لئے یا احسان جتانے کے لئے نہیں کرتے بلکہ ہماری خواہش خدا کی خاطر انسانیت کی خدمت ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت افراد اس بارہ میں مدد کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں خود آٹھ سال سے زائد عرصہ افریقہ میں رہا ہوں۔ اس دوران میں افریقن لوگوں کے مزاج سے خوب واقف ہوں۔ بالعموم افریقن لوگوں کا یہ مزاج ہے کہ وہ قربانی کرتے ہیں اور احمدیوں میں یہ جذبہ اَور بھی زیادہ ہے۔ انشاء اللہ ہم افریقن لوگوں کی بھلائی کے لئے خدمت کرتے رہیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں یہ بھی بتادوں کہ کئی افریقن ممالک میں احمدیت ان ممالک کی آزادی سے قبل بھی موجود تھی۔ ان ممالک میں احمدیت نے ان ممالک کی آزادی کے لئے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ مثلاً جب سیرالیون نے آزادی حاصل کی تو اس کی حکومت نے اس بات کو سراہا اور پاکستان سے احمدیہ جماعت کے مرکزی نمائندہ کو آزادی کی تقریبات میں شمولیت کی دعوت دی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ کو آزادی کی تقریبات میں شمولیت کے لئے بھجوایا۔ اس تقریب میں حکومت کے ایک سینئر ممبر نے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریر پر اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی باتوں نے ہمارے دلوں کو چھوا ہے۔ اور کہا کہ اگر سیرالیون کے لوگ ان کی باتوں پر عمل کریں تو وہ کامیابی اور ترقی کی راہوں پر گامزن ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں بعد میں بھی حکومت سیرالیون کی طرف سے جماعت کی ملکی خدمات کو سراہنے کی مختلف مثالیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ کئی احمدی بھی ممبر آف پارلیمنٹ بنے، بعض ایمبیسیڈر رہے اور مختلف حیثیتوں سے ملک کی خدمت میں حصہ لیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تنزانیہ کی آزادی میں بھی احمدیوں نے نمایاں طور پر حصہ لیا۔ حضور ایدہ اللہ نے تنزانیہ کے معروف احمدی مکرم امری عبیدی صاحب کا خصوصیت سے ذکر فرمایا جو جماعت کے مرکز ربوہ میں زیرِ تعلیم رہے اور جماعت کے مشنری تھے۔ بعد میں وہ دارالسلام کے پہلے میئر منتخب ہوئے اور لیجسلیٹو کونسل ٹانگانیکا کے ممبر بھی بنے۔ حکومتی ارکان ان سے اہم امور میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے ساری زندگی اپنی قوم کے لئے عظیم خدمات سرانجام دیں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اس ملک کا نام تنزانیہ ایک ایشین احمدی کی تجویز پر چنا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مختصر یہ کہ احمدیہ جماعت نے اہل افریقہ کی خدمت کے لئے ایک نمایاں کردار ادا کیا اور کرتی رہے گی۔ اور یہ خدمت ہم کسی ذاتی مفاد یا خود غرضی کے بغیر کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میری دلی دعا ہے کہ افریقن لوگ آزادی سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اپنے قدرتی وسائل کو اپنے لوگوں کی بھلائی کے لئے خرچ کریں۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ تمام ممالک یاد رکھیں کہ ملک کے حکمران اس قوم کے خادم ہیں۔ جو بھی قوانین ہوں وہ غریبوں اور امیروں پر یکساں لاگو ہونے چاہئیں۔ اگر یہ اصول لاگو رہے تو ہمیشہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ ورنہ عالمی بڑی طاقتیں آپ کے قدرتی وسائل کو دھوکے اور فریب کے ذریعہ یا مختلف بہانوں سے اپنے قبضہ میں لے لیں گی۔ لیکن اگر غریب اقوام کے حکمران اپنے لوگوں کے حقوق ادا کریں اور عوام بھی اپنے ملک کے مفاد کے لئے کوشش کریں تو ملک ترقی کریں گے۔ اور اگر افریقہ کے تمام ممالک اس طرح کریں تو بلاشبہ افریقہ بہت تیزی سے ترقی کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر افریقہ کے تمام ممالک اور ان کے عوام متحدہ ہو جائیں اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں تو ایک دن افریقہ حقیقی معنوں میں عالمی طاقت کے طور پر ابھرے گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

آخر پر حضور نے تمام معزز مہمانوں کا آج کی تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا:

Long live Community,

Long live Africa

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

مکرم لقمان احمد شاد صاحب

تحریک وقف جدید اور ضرورت معلمین

از افاضات خلفائے احمدیت

بعثت مسیح موعود و مہدی معہود کے لئے برصغیر کی سرزمین کا انتخاب اور دین حق کی اشاعت وتعلیم وتربیت کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے تحریک وقف جدید کا قیام ایک خاص تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ

”وقف جدید کی تحریک کو آپ بالکل معمولی اور عام تحریک نہ سمجھیں اس کا ہندوستان کے روحانی مستقبل کے ساتھ ایک گہرا واسطہ ہے۔“

(خطبہ جمعہ 25 دسمبر 1987ء بحوالہ خطبات وقف جدید صفحہ 333)

اس لحاظ سے ہندوستان میں دعوت الی اللہ اور احباب جماعت کی تعلیم وتربیت خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اسی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین (حق) کے لیے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ ومناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں۔ تا حجت (دین حق) کی روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضعف اور قلت جماعت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہوسکتا۔“

(اشتہار 26 مئی 1892ء نشان آسمانی روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 410)

آئندہ آنے والی اس بنیادی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے 1915ء میں فرمایا

”وہ وقت آتا ہے کہ ایسے لوگ اس سلسلہ میں شامل ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت نہ پائی ہوگی اور اس کثرت سے ہوں گے کہ ان کو ایک آدمی تقریر نہیں سنا سکے گا اس لئے اس وقت بہت سے مدرسوں کی ضرورت ہوگی اور پھر اس بات کی بھی ضرورت ہوگی کہ ایک لاہور میں ایک امرتسر میں بیٹھا سنائے اور لوگوں کو دین سے واقف کرے اور احکام شرع پر چلائے تاکہ تمام جماعت صحیح عقائد پر قائم رہے اور تفرقہ سے بچے۔“

(انوار خلافت۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 167-168)

چنانچہ جب یہ ضرورت شدت اختیار کر گئی اور رشد واصلاح کے اس عظیم مشن نے حضرت مسیح موعود کی خواہش کی تکمیل کا تقاضا کیا تو حضرت مصلح موعود نے القائے الٰہی کے ماتحت 1957ء میں وقف جدید کی عظیم الشان تحریک جاری فرمائی۔

چنانچہ آپ نے 27 دسمبر 1957ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے خطاب میں فرمایا۔

”اب میں ایک نئے قسم کے وقف کی تحریک کرتا ہوں...... میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو...... شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں یا اور غیر ملکوں سے بھی لئے جائیں مگر بہر حال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 7)

اس تحریک کے اجراء سے حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کو اپنی زندگیاں وقف جدید کے ذریعے وقف کرنے کی تحریک فرمائی اور وقف کرنے والے احمدی نوجوانوں کے معیار کا ذکر فرمایا۔

وقف کرنے والے نوجوانوں کا معیار

”چنانچہ مَیں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ مَیں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ (۔) کو تعلیم دینے کا کام کرسکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے، اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے، سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ

آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنج ؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہوجائے گا۔

(خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ 9/جولائی 1957ء خطبات وقف جدید صفحہ 3)

رشد واصلاح کیلئے ایک مہاجال پھیلانے کی ضرورت

حضرت مصلح موعود اس وقف کی تفصیلات اور طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یادرکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد واصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد واصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد واصلاح کا کام بھی کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے لیکن اگر مہا جال ڈالا جائے تو دریا کی ساری مچھلیاں اس میں آجاتی ہیں ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں ان کی وجہ سے ایک مچھلی ہی ہمارے ہاتھ میں آتی رہی ہے لیکن اب مہا جال ڈالنے کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے....... پس جب تک ہم اس مہا جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہوسکتے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3/جنوری 1958ء خطبات وقف جدید صفحہ 12-11)

مدرسۃ الظفر (معلمین کلاس) کا تعارف

حضرت مصلح موعود کی اس بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے اپنے آپ کو وقف کرنے کے لئے پیش کرنا شروع کیا۔

ابتداء میں (بیت) مبارک میں ہی دو ماہ کی تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا اور فروری 1958ء چھ معلمین کرام کو میدان عمل بھجوایا گیا۔ کچھ عرصہ بعد یہ کورس چھ ماہ اور پھر ایک سال کر دیا گیا۔ اس دوران حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع)، حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب، حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب اور مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب جیسے بزرگان سلسلہ تدریس فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی ان ابتدائی معلمین کو طب اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) ہومیوپیتھی پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت منشی عبدالحق صاحب طلباء کو کتابت سکھایا کرتے تھے۔ بعد ازاں مولانا بشیر احمد قمر صاحب، محمد دین شاہد صاحب، مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر، مکرم محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی، مکرم حکیم عقیل احمد صاحب پڑھاتے رہے جبکہ مکرم قاری محمد عاشق صاحب آج کل بھی تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

معلمین کے علمی معیار کو بلند کرنے کے لئے جنوری 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منظوری سے کلاس کا دورانیہ بڑھا کر دو سال کر دیا گیا۔ 19/اکتوبر 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے معلمین کلاس کو حضرت منشی ظفر احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسبت سے **''مدرسۃ الظفر''** اور ہوسٹل کو **''اقامۃ الظفر''** کا نام عطا فرمایا۔

وقف جدید کے تحت وقف کرنے والے واقفین کے علمی معیار میں مزید بہتری اور وسعت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ستمبر 2004ء میں تین سالہ نصاب کی منظوری دی۔ 2007ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممہدہ کلاس کی منظوری دی۔ اس طرح اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مدرسۃ الظفر کے تحت معلمین کا کورس اب چار سال ہو چکا ہے اور وقف جدید کے تحت جاری ہونے والی یہ معلمین کلاس اب ایک پورے ادارہ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جس میں انتظامی لحاظ سے ایک پرنسپل، اساتذہ اور کارکنان خدمت بجا لا رہے ہیں اسی طرح طلباء کے علمی اور عملی معیار زندگی کو بہتر کرنے کے لئے کئی شعبہ جات قائم ہیں جن میں لائبریری، شعبہ سمعی وبصری وکمپیوٹر سیکشن، مجلس علمی، مجلس ارشاد، مجلس حقائق الاشیاء، العاب کمیٹی، شعبہ ہائیکنگ، وغیرہ شامل ہیں۔

مدرسۃ الظفر کی موجودہ عمارت وقف جدید دفاتر کی بالائی منزل پر واقع ہے جبکہ اقامۃ الظفر کی عمارت دارالصدر شمالی ہدیٰ میں واقع ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مدرسہ الظفر واقامۃ الظفر کیلئے علیحدہ عمارت تعمیر کیے جانے کی منظوری عطا فرمائی ہے جس پر کام تیزی سے جاری ہے۔

اگرچہ اب معلمین کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بڑھ چکی ہے۔ مگر اس تحریک کی وسعت اور افادیت کے بالمقابل واقفین وقف جدید کی تعداد ناکافی ہے اس کا اندازہ ہم حضرت مصلح موعود بانی تحریک وقف جدید کے فرمودات سے لگا سکتے ہیں جن میں آپ نے اس تحریک کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہزاروں واقفین کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ جبکہ موجودہ تعداد بہت کم ہے اور اس صورتحال میں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا شوق رکھنے والے واقفین کی ضرورت ہے جو تحریک وقف جدید کے تحت اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کریں۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے مجھے اس طرف متوجہ کرنے کے لئے کہ وقف جدید کی تنظیم بڑی اہم ہے اور اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور جماعت کو بھی متوجہ کرنا چاہئے میرے دل میں یہ القاء کیا کہ مَیں وقف عارضی کی تحریک جاری کروں کیونکہ وقف عارضی کے جو اچھے اور خوشکن نتائج نکل رہے ہیں اور جو فوائد ہم اس سے حاصل کر رہے ہیں ان میں سے ایک فائدہ جو ہمیں وقف عارضی سے حاصل ہوا، وہ یہ ہے کہ جو رپورٹیں سینکڑوں جماعتوں میں وقف عارضی کے واقفین نے کام کرنے کے بعد ہمیں دیں ان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جماعتوں میں وقف جدید کے معلمین کی اشد ضرورت ہے۔

تو جو چیز چھپی ہوئی تھی اور وقف جدید کی جو اہمیت ہماری نظروں سے اوجھل تھی وہ وقف عارضی کے واقفین کی رپورٹوں سے ہماری آنکھوں کے سامنے آ گئی اور ہم میں یہ احساس پیدا ہوا کہ ہم سے ایک بڑا گناہ سرزد ہوا ہے کہ ہم نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وقف جدید کے مطالبات پورا کرنے میں اتنی کوشش اور محنت نہیں کی جتنی ہمیں کرنی چاہئے تھی اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو مقصد وقف جدید کے قیام کا تھا وہ پوری طرح حاصل نہیں کیا جاسکا۔ پس ایک تو آج مَیں وقف جدید کے سالِ نو کا اعلان کرتا ہوں اور دوسرے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس اعلان کا یہ مطلب نہیں کہ بس مَیں نے ایک آواز اٹھائی اور وہ آواز اخبار میں چھپ گئی لوگ خاموش ہو گئے اور سو گئے بلکہ سالِ نو کے اعلان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے دل میں یہ احساس پیدا ہو کہ نیا سال آ رہا ہے مختلف زاویوں پہلوؤں سے نئی ذمہ داریوں اور نئی قربانیوں کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے لا سکتے ہیں ان میں سے ایک ذمہ داری وقف جدید کی ہے اس ذمہ داری کو اپنے سامنے رکھیں جتنے روپے کی ہمیں ضرورت ہے وہ مہیا کریں اور بطور معلمین جتنے آدمیوں کی ہمیں ضرورت ہے ہمیں دیں اور مخلص واقف دیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت رکھنے والے اور اس کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے، اس کے عشق میں سرشار ہو کر اس کے نام کو بلند کرنے والے، مسیح موعود پر حقیقی ایمان لانے کے بعد اور آپ کے مقام کو پوری طرح سمجھنے کے بعد جو ایک احمدی کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہونی چاہئے کہ تمام احمدی اس روحانی مقام تک پہنچیں جس مقام تک حضرت مسیح موعود انہیں لے جانا چاہتے تھے۔ اس تڑپ والے واقفین ہمیں وقف جدید میں چاہئیں۔ تو ایک تو وقف جدید کے چندوں کی طرف متوجہ ہوں دوسرے وقف جدید کیلئے جتنے اور جس قسم کے احمدیوں کی ضرورت ہے بطور معلم کے وہ آدمی اتنی تعداد میں مہیا کرنے کی کوشش کریں۔'' (خطبات وقف جدید صفحہ 141-140)

لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری

اسی طرح آپ نے 22/اکتوبر 1966ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اجتماع کے موقع پر ضرورت واقفین کے حوالے سے اپنے خطاب میں فرمایا۔

''یہ واقفین اللہ تعالیٰ آسمان سے تو نہیں اتارے گا بلکہ یہ واقف وہ ہوں گے جو آپ کی گودوں میں پلتے رہے ہیں یا اب پل رہے ہیں اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ کی اور اپنے بچوں کو وقف جدید کے میدان میں زندگیاں وقف کرنے کی تحریک نہ کی تو یہ اہم اور ضروری تحریک ناکامی کا منہ دیکھے گی، خدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے آج تک ہمیں ناکامیوں سے بچایا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس موقع پر بھی ہمیں ناکامیوں سے بچائے گا لیکن پھر وہ کوئی اور مائیں ہوں گی جن کی گودوں کے پالے آئیں گے اور وقف جدید کو سنبھالیں گے اور آپ بہنیں اس سے محروم ہو جائیں گی پس اس طرف لجنہ اماء اللہ کو بھی اور ہر احمدی بہن کو بھی ذاتی طور پر توجہ کرنی چاہئے اور اپنے اپنے مقامات پر تحریک کرنی چاہئے۔''

(خطبات وقف جدید صفحہ 114)

خلافت رابعہ کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کے فیضان کو پھیلانے کے لئے اس کو عالمگیر کرنے کا اعلان فرمایا۔

چنانچہ خطبہ جمعہ فرمودہ 6/جنوری 1995ء

کے موقع پر آپ نے فرمایا۔

''حضرت مصلح موعود کی ایک رؤیا نظر سے گزری ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کا منشاء یہ ہے کہ بالآخر اس تحریک کا فیض یعنی جن کاموں پر خرچ کرنا ہے اس اعتبار سے بیرونی دنیا پر بھی پھیلانا ہوگا اور باقی ملکوں میں صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش پر ہی اس کا خرچ نہیں ہوگا بلکہ اور جگہ بھی اسی قسم کا نظام جاری ہو یعنی وقف جدید کے مقاصد کے حصول میں ان کو بھی شامل کرنا پڑے گا صرف چندے کی قربانی میں نہیں۔ پس اس لحاظ سے اس سال مَیں نے مال کو ہدایت کردی ہے کہ آغاز ہم افریقہ سے کرتے ہیں افریقہ میں ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اور بعض ملکوں میں اقتصادی بدحالی کی وجہ سے چندوں میں کمزوری آرہی ہے تو وقف جدید کا ایک حصہ ہم انشاءاللہ اس سال افریقہ کی طرف منتقل کریں گے اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یورپ میں بھی وقف جدید کے نظام کے تحت ہمیں معلمین مقرر کرنے پڑیں گے اور اس قسم کے کام جاری کرنے ہوں گے جو (دین حق) کے آخری غلبے کیلئے ضروری ہیں''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6رجنوری 1995ء خطبات وقف جدید صفحہ 458)

تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لئے بہرحال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ تبھی ہم مہیا کرسکتے ہیں۔ پھر جماعت کے افراد کو اپنی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں۔ اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔ آئندہ سالوں میں انشاءاللہ واقفین نو بھی میدان عمل میں آجائیں گے لیکن جوان کی تعداد ہے وہ بھی یہ ضرورت پوری نہیں کرسکتے۔ یہ کام وسیع طور پر ہمیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آدمیوں کی ضرورت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والے مربیان اور معلمین ہمیں مہیا فرماتا رہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6رجنوری 2006ء۔ خطبات وقف جدید صفحہ 605)

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

یکے از رفقاء احمد حضرت قاضی آل محمد صاحب آف امروہہ

حضرت قاضی آل محمد صاحب امروہہ کے رؤساء میں سے بارسوخ ممبر تھے۔ آپ ایک نیک اور سعید فطرت وجود تھے اور صاحب رؤیا وکشف تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کا انکشاف بھی بذریعہ رؤیا ہی ہوا جس کے بعد قادیان حاضر ہوکر حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوئے، آپ آخر 1901ء میں قادیان آئے اور 28 دسمبر 1901ء کو بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کی قادیان آمد کا ذکر اخبار الحکم میں یوں درج ہے:۔

''اس ہفتہ میں جناب قاضی آل احمد صاحب رئیس امروہہ سے تشریف لائے۔ آپ امروہہ کے رؤساء میں سے بارسوخ ممبر ہیں، حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی کے ساتھ بھی حال میں ایک قرابت کا سلسلہ خدا کے فضل سے قائم ہوگیا ہے۔ قاضی صاحب موصوف ایک دقیق الفہم اور نکتہ رس بزرگ ہیں، تھوڑے عرصہ میں حضرت مسیح موعود کے متعلق بہت سی کتابوں کو خوب غور سے پڑھا اور بصیرت کے ساتھ آپ کے دعاوی کو سمجھ لیا ہے۔ قاضی صاحب کا رسوخ اور اپنی پارٹی میں ایک وقار اور عزت ہمیں یقین دلاتی ہے کہ وہ اپنے شہر کے ہمعصروں اور ہم مرتبہ لوگوں پر بہت اچھا اثر ڈالیں گے۔''

(الحکم 24دسمبر 1901ء صفحہ 16 کالم 1)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب اپنی ڈائری 28دسمبر 1901ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''آج بعد نماز صبح و تلاوت قرآن ... سیر کو گئے..... پھر اس کے بعد قاضی امروہی آگئے، انھوں نے کہا کہ تحریک تو مجھ کو پہلے سے ہوگئی تھی یعنی مجھ کو رؤیا ہوا تھا کہ مرزا صاحب مجھ کو... دکھلائے گئے اور میں (نے) قدم بوس ہونا چاہا تو انھوں نے پاؤں ہٹا لیے۔ مگر پھر ایک بزرگ کی سفارش سے قدم بوس ہونے دیا اور کہا کہ آج بیعت بھی میں نے کی ہے۔''

(رفقاء احمد جلد دوم صفحہ 556 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

دسمبر 1903ء میں آپ ایک مرتبہ پھر خدمت اقدس میں قادیان حاضر ہوئے، 20 دسمبر کو بوقت ظہر آپ نے حضور سے خدمت دین کی توفیق اور اسی راہ میں آنے والی موت کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے درخواست دعا کی، چنانچہ لکھا ہے:

''حکیم آل محمد صاحب تشریف لائے اور حضرت اقدس سے نیاز حاصل کیا اور عرض کی کہ امروہہ میں میرا یہی کام رہا ہے کہ اس سلسلہ الٰہی کی (دعوت الی اللہ) کروں اور اسی خدمت میں میری جان نکل جاوے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

''اس سے بڑھ کر اور کیا دینی خدمت ہوگی، مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چھوڑنا ضرور ہے مگر کیا عمدہ وہ موت ہے جو خدمت دین میں آوے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 484)

اپنے اسی قیام کے دوران ایک دن آپ نے حضور سے سوال کیا کہ ''دلائل الخیرات'' جو ایک وظیفوں کی کتاب ہے اگر اُسے پڑھا جاوے تو کچھ حرج تو نہیں؟ کیونکہ اس میں آنحضرت ﷺ پر درود شریف ہی ہے اور اس میں آنحضرت ﷺ ہی کی تعریف جا بجا ہے؟ اس پر حضور نے فرمایا:۔

''انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے، جب اس میں دُعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا تعالیٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مددوحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے، وہ اُس شخص کی ایک رائے ہے جو کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے، اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہوجاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبّر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لیے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے.... قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا چُنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اُٹھاوے، اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی؟ خدا تعالیٰ کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورۃ یٰسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 519)

حضور کے رفقاء جو ہمیشہ حضور پُرنور کی پُرمعارف تحریرات کے پیاسے تھے، اسی انتظار میں رہتے تھے کہ کب حضرت اقدس کی کوئی تحریر یا تقریر آئے اور اپنی روحانی پیاس بجھائی جائے۔ چنانچہ جب حضرت اقدس نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''حقیقۃ الوحی'' تصنیف فرمائی تو متلاشیان حق کیلئے ایک مرتبہ پھر روح پرور جام کے سامان ہوئے۔ حضرت قاضی آل محمد صاحب نے بھی اس تازہ سبیل کا لطف اٹھاتے ہوئے، حضرت اقدس کی خدمت میں مخلصانہ عریضہ لکھا:۔

''از جانب خاکسار سراپا انکسار فقیر حقیر سید آل محمد خادم حضور پور بعد سلام بصد ادب گذارش کرتا ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی تالیفِ حضور مولوی سید محمد احسن صاحب سے لے کر بغور تمام از اول تا آخر مطالعہ کی ہے۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ عجیب غریب پایا۔ جیسا کہ اس احقر کو خیال تھا کہ کوئی کتاب اس سلسلہ حقہ کی تائید میں ایسی ہونی چاہیے کہ جس میں مکذبین سلسلہ حقہ کا انجام اور... جس جس کو عقوبات مخالفت کرکے اور مامور من اللہ کا مقابلہ تحریری و تقریری کرکے اس دنیا ناپائیدار میں پہنچے ہیں، وہ بھی اس میں درج ہوگئے، کمال خواہش تھی سو الحمدللہ یہ میری خواہش خدائے قادر نے پوری کی، کمال طبیعت خوش ہوئی۔ اب جل شانہٗ کی ذات سے امید واثق ہے کہ اب جو سعید روحیں ہیں وہ سب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوجائیں گی، خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ مگر جو شقی ازلی ہیں ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوگا، اب حجت ختم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو حضور کے طفیل سے تمام آفات دنیا و دین سے محفوظ رکھے اور اب تک جو جماعت احمدیہ میں داخل ہیں، سب بفضل ایزدی محفوظ ہیں حالانکہ امروہہ میں اس عذاب طاعون سے چار پانچ ہزار آدمی ہلاک ہوگیا، اب مرض کم ہوگیا ہے۔ اسی عرصہ قیامت میں احقر کے لڑکے شریف الحسن کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نمود ہوئی مگر حضور کی دعا و برکت سے فوراً شفا ہوگئی اور لڑکی کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نکل آئی، جس وقت دعا کی گئی اسے اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا کلی عطا فرمادی، دو روز میں آرام ہوگیا۔ یہ حضور دو معجزہ ہیں، بہت ترقی ایمان کو حاصل ہوئی، خداوند عالم کا شکر ہے''۔

(اخبار ''بدر'' 13جون 1907ء صفحہ 3 کالم 2,3)

حضرت قاضی آل محمد صاحب نے دسمبر 1913ء میں وفات پائی، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:۔

''امروہہ کے مخلص قاضی سید آل محمد صاحب جو بہت غریب اور محبت سے بھرپور 62-64 سالہ بزرگ تھے، قادیان آتے ہوئے ریل میں انتقال فرما گئے''۔

(الفضل 31دسمبر 1913ء صفحہ 1 کالم 3)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری داؤد احمد صاحب دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ لکھتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسارہ کے بیٹے مکرم چوہدری عمران داؤد صاحب ٹورانٹو کینیڈا کو مورخہ 19 مارچ 2012ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام اشعر عمران تجویز ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کو ازراہ شفقت تحریک وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ بچہ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب دارالرحمت شرقی بشیر حال کراچی کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب ٹورانٹو کینیڈا کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے، نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر مجید احمد بشیر صاحب ایڈیشنل ناظم انصاراللہ علاقہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ سعیدہ حسن صاحبہ بیوہ مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب مرحوم والٹن ڈیفنس لاہور مورخہ 3 مارچ 2012ء کو کچھ دن شدید بیمار رہ کر 73 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ لاہور میں آپ کی نماز جنازہ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے ان کے گھر پر پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ بیت مبارک میں آپ کی نماز جنازہ مورخہ 4 مارچ کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم محمد شریف ڈار صاحب کی بیٹی اور مکرم بوٹے ڈار صاحب صوبا سنگھ ضلع نارووال کی پوتی تھیں۔ آپ کے دادا نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریری بیعت کی تھی۔ آپ کے میاں مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب مرحوم کو مجلس نصرت جہاں کے تحت ساڑھے چار سال تک روکوپر سیرالیون میں خدمات کی توفیق ملی۔ آپ احمدیہ ہسپتال روکوپر کے پہلے ڈاکٹر تھے۔ مرحومہ کو دوران قیام افریقہ درجنوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے داماد مکرم مرزا ظفر احمد صاحب نے سانحہ لاہور میں دارالذکر میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ اس سانحہ کے بعد سیرالیون سے جو وفد تشریف لایا اس میں مکرم جمال الدین محمود صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیرالیون بھی شامل تھے۔ یہ وفد جب مکرم مرزا ظفر احمد صاحب کی تعزیت کیلئے مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب کے گھر گیا تو آپ کے گھر مکرم ڈاکٹر صاحب کی فوٹو دیکھ کر بولے کہ یہ تو ہمارے ہاں خدمت بجالا چکے ہیں۔ ان کی اہلیہ سے ملا ئیں ان سے میں نے قرآن کریم پڑھا ہوا ہے۔ سیرالیون سے واپسی پر لاہور کے مختلف حلقہ جات میں مرحومہ کو خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ لجنہ کی فعال رکن تھیں۔ آپ کو بطور سیکرٹری مال، جنرل سیکرٹری خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ آپ نگران قیادت بھی رہیں۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتی تھیں۔ کوئی طالب علم قرضہ حسنہ کے طور پر مالی مدد کا طلبگار ہوتا تو فوراً دے دیتی تھیں۔ خلافت احمدیہ سے انتہا درجہ کا پیار تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم محمود الحسن صاحب نیوی مرچنٹ میں کیپٹن ہیں اور چھوٹے بیٹے مکرم حامد محمود الحسن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ والٹن ڈیفنس لاہور ہیں۔ جبکہ بیٹی محترمہ روبینہ ظفر صاحبہ، مکرم مرزا ظفر احمد صاحب شہید لاہور کی بیوہ ہیں۔ موصوفہ آجکل شدید علیل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی بیٹی محترمہ روبینہ ظفر صاحبہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

موصیان متوجہ ہوں

موصی حضرات جب ایک محلّہ سے دوسرے محلّہ یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں نقل مکانی کرتے ہیں تو دفتر وصیت کو آگاہ نہیں کرتے دفتر وصیت کا انہیں تلاش کرنے اور خط و کتابت کرنے میں کافی وقت ضائع ہوتا ہے۔ موصیان کیلئے ضروری ہے کہ اپنی رہائش ایک جماعت سے دوسری جماعت میں تبدیل کرتے وقت دفتر بہشتی مقبرہ اور دونوں متعلقہ جماعتوں کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے شہر نواب شاہ کی ایک بزرگ خاتون محترمہ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ مکرم عبدالستار ڈاہری صاحب مرحوم غریب آباد نواب شاہ مورخہ 10 فروری 2012ء کو 78 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں وہ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی بیٹی اور محترم مولوی رحیم بخش صاحب کی پوتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ میت ان کے اعزہ ربوہ لے گئے جہاں 12 فروری کو بعد نماز فجر بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی بعد از تدفین مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جو سب کے سب شادی شدہ اور اپنے گھروں میں شاد آباد ہیں۔ قادیان سے ہجرت کے بعد مرحومہ نے اپنے چچا مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر شہید صاحب قاضی احمد کے ہمراہ ناصر آباد اور پھر 1953ء میں قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں رہائش اختیار کی۔ 1954ء میں ان کی شادی مکرم عبدالستار ڈاہری صاحب کے ساتھ ہوئی ان کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھایا تھا۔ ان کے خاندان کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ خصوصی تعلق و رابطہ تھا۔ آپ لجنہ نواب شاہ کی ابتدائی ممبرات میں سے تھیں۔ انہوں نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ ”جب پاکستان بنا تب نواب شاہ شہر میں لجنہ کا قیام نہیں تھا اور نہ ہی کوئی بیت تھی۔ لجنات کے اجلاس اور نمازیں احباب کے گھروں پر ادا کی جاتی تھیں۔ 1950ء میں اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب نے نواب شاہ میں لجنہ قائم کی اور آغا محمد عبداللہ صاحب صدر نواب شاہ شہر کی اہلیہ نصرت خانم صاحبہ نواب شاہ لجنہ کی صدر منتخب ہوئیں۔ لجنہ نواب شاہ میں وہ کئی عہدوں پر متمکن رہیں۔ جماعت سلسلہ، خلیفہ وقت کیلئے خاص غیرت، محبت اور عقیدت ان کی سرشت میں تھی۔ انتہائی نیک، نماز، تہجد وقرآن کی پابند تھیں۔ اک بڑے زمیندار کی بیوی ہونے کے باوجود کبر و بڑائی ان میں نہ تھی۔ صدقہ و خیرات کا رجحان ساری عمر رہا۔ ساری ہی عمر جماعت سے بھرپور رابطہ رکھا اور ساری عمر اپنی اولاد کو اسی بات کی تلقین کرتی رہیں۔ ساری عمر ان کا قیام نواب شاہ میں رہا۔ اپنے بہن بھائیوں سے بھی انتہائی پیار کا تعلق ساری عمر رکھا۔ احباب جماعت سے اس بزرگ خاتون کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

شکریہ احباب

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

سیکرٹری امور عامہ ضلع نواب شاہ مکرم اعجاز احمد صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کی شہادت پر احباب نے ربوہ اور پھر نواب شاہ آ کر ان کے خاندان سے تعزیت کی۔ احباب نے ٹیلی فونز پر بھی افسوس کیا۔ بعض احباب نے بذریعہ خطوط، فیکس و دیگر ذرائع سے ان کی دلجوئی کی اور ان کے غم میں شریک ہو کر ان کی ڈھارس کا موجب بنے۔ مکرم اعجاز احمد صاحب اپنے بھائیوں اور اہل خانہ کی جانب سے بھی احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز اپنے والد کے بلندی درجات کیلئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد صادق خان صاحب ترکہ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ)

مکرم محمد صادق خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 12/52 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے بیٹوں مکرم رانا ظفر اقبال صاحب اور مکرم رانا جاوید اقبال صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم محمد صادق خان صاحب (خاوند)
2۔ مکرمہ نصرت شمیم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم رانا ظفر اقبال صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ ارشد پروین صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ عفت پروین صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم رانا جاوید اقبال صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عطیہ خون۔ خدمت خلق کا ذریعہ ہے

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عظمت قرآن سیمینار

(جماعت احمدیہ ضلع حافظ آباد)

16 مارچ 2012ء کو بمقام پریم کورٹ امارت ضلع حافظ آباد کے تحت چوتھا عظمت قرآن سیمینار منعقد ہوا۔ تقریب کی صدارت مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے فرمائی۔ تلاوت، دعا اور نظم کے بعد مکرم ماسٹر محمد اشرف صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع حافظ آباد نے سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد مکرم حافظ مسرور احمد صاحب نے صحت تلفظ کی اہمیت پر تقریر کی۔ ایک نظم کے بعد مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے قرآن کریم کی برکات پر خطاب کیا۔ پھر نظم کے بعد قرآن کریم سے متعلق ایک کوئز پروگرام منعقد ہوا جس میں انصار اور خدام کی 4 ٹیموں نے شرکت کی۔ اس کی کمپیئرنگ مکرم عطاء الوحید صاحب مانگٹ مربی سلسلہ سکھیکی نے کی۔

اس کے بعد دوسری سالانہ ضلعی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اپریل 2011ء تا مارچ 2012ء کے عرصہ میں 55 اطفال، ناصرات اور انصار نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا، ان میں 8 انصار بھی شامل تھے۔ مکرم ناظر صاحب نے اطفال اور انصار نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور سندات تقسیم فرمائیں۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے سال 2010-11 میں امارت ضلع حافظ آباد نے شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے کی توفیق پائی۔ اس حوالے سے خصوصی تعاون فرمانے پر ضلع کی تمام جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم القرآن، مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن ضلع، محترم مربی صاحب ضلع مکرم ناظم صاحب انصار اللہ ضلع، مکرم قائد صاحب صلع، مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ ضلع (بذریعہ نمائندہ) کو امارت ضلع کی طرف سے بدست محترم مہمان خصوصی شیلڈز دی گئیں۔ کوئز پروگرام میں حصہ لینے والے تمام انصار، خدام کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔ میزبان جماعت کے صدر صاحب کو بھی میزبانی کا شرف پانے پر خصوصی شیلڈ دی گئی۔ قیادت ضلع حافظ آباد کو پاکستان بھر میں پانچویں پوزیشن اور مجلس اطفال الاحمدیہ کو نویں پوزیشن حاصل کرنے پر امارت ضلع کی طرف سے شیلڈز دی گئیں۔ مکرم محمد سرور بھٹی صاحب آف پنڈی بھٹیاں کو بہت سے بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک ناظرہ پڑھانے کی سعادت حاصل کرنے پر شیلڈ دی گئی۔ مکرم ڈاکٹر شفیق الرحمٰن صاحب آف چک چٹھہ اور مکرم شعیب احمد ظفر صاحب کو خصوصی تعاون پر شیلڈ دی گئی۔ مکرم امیر صاحب ضلع نے مرکزی مہمانان گرامی کو شیلڈز پیش کیں۔ آخر پر محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے نہایت جامع خطاب فرمایا۔

مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع حافظ آباد نے اپنی تقریر میں احباب جماعت کو سیمینار میں بیان کی گئی باتوں پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی جس کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور سب احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

مکرم امین الحق خان صاحب خانپور تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ مکرمہ حامدہ امین صاحبہ کچھ دنوں سے رحیم یار خان کے ہسپتال میں شوگر، بلڈ پریشر کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت یاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم کریم بخش خالد صاحب گزشتہ ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے I.C.U میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معجزانہ رنگ میں شفاعطا فرمائے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

جلسہ یوم مسیح موعود

(مجلس نابینا ربوہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ مورخہ 25 مارچ 2012ء کو صبح پونے دس بجے مجلس نابینا ربوہ نے یوم مسیح موعود اور یوم پاکستان زیر صدارت مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ جنرل سیکرٹری مجلس نابینا منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ناصر احمد ملہی صاحب (ر) مربی سلسلہ نے یوم مسیح موعود کے حوالے سے تقریر کی۔ ایک نظم کے بعد مکرم محمد الیاس اکبر صاحب سیکرٹری اشاعت مجلس نابینا ربوہ نے یوم پاکستان کی نسبت سے تقریر کی۔ ایک اور نظم کے بعد مہمان خصوصی نے اختتامی کلمات کہے۔ 20 ممبران حاضر تھے۔ آخر میں مکرم حافظ مبارک احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔ ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے انجام بخیر کرے۔ آمین

تعطیل

مورخہ 31 مارچ 2012ء کو روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔ مارچ

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:28

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

گرز سوٹ ایک سال تا 18 سال گرز سوٹ پٹھانی، بلوچی ایک سال تا 10 سال
لیڈیز بوتیک سوٹ اعلیٰ کوالٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
047-6214377

خواتین وحضرات کے جملہ امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service Through D.H.L Facility
احمدی احباب کیلئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ U.K، سوئٹزرلینڈ، نہایت ہی کم ریٹ پر
Khushnood Ahmad Dogar
1-Pak Block Main Boulevard App- Akbari Store Allama Iqbal Town Lahore
Cell:03004638571-04237034314,0312-4702502

(تمام کمپنیوں کا سامان)
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام
نیشنل الیکٹرونکس
طالب دعا: ریحان
جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے
A/C فریج، DVD، LCD، TV، واشنگ مشین، کوکنگ رینج گیزر
اور بیشمار گھریلو اشیاء کیلئے ہماری خدمات لیں۔
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
0301-4020572 042-37223228 37357309